میں، ان جلسوں میں اگر اقامتِ صلوٰۃ کی تاکید کی جاتی تو آج مساجد کا عالم ہی کچھ اور ہوتا —— ذرا تصور تو کیجئے، لاکھوں کا اجتماع ہو، اذان کی آواز کانوں میں پڑے تو سبھی اپنے اللہ کے حضور سربسجود ہو جائیں، تو پھر اللہ کی رحمتیں کیوں نہ ہمارے شاملِ حال ہوں گی؟ (اکرام اللہ ساجد)

جناب ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی

پیغام

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہمارا عرش پانی پر تھا کہ ہم نے (بڑے اہتمام و انصرام کے ساتھ) چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تاکہ تمہیں اے انسانو! ہم آزمادیکھیں کہ کون تم میں بہتر عمل کرنے والا ہے (اور کون بداعمال)!

معلوم ہوا کہ کائنات کی تخلیق اور اس میں ابن آدم کی خلافت کی غرض و غایت امتحان اور آزمائش ہے، کوئی مہمل ہنگامہ خیزی یا فعلِ عبث کی بازیگری نہیں۔ پھر انسان سے جو اس کائنات کا گلِ سر سبد ہے حسنِ عمل کے سلسلہ میں یہ جوہری مطالبہ کیا گیا کہ وہ الٰہِ واحد کے علاوہ کسی اور کی بندگی نہ کرے: وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ؂ ترجمہ: "اور میں نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر صرف اپنی بندگی کے لیے ——!" (الذاریات: ۵۶) اب اگر گروہ جن و انس اس ذمہ داری کا حق ادا کر دیں گے تو وہ قیامت کے دن آگ کی جلن سے بچا لیے جائیں گے اور جنت کی بادشاہی ان کی اپنی ہوگی اور یہی دراصل حقیقی کامیابی ہے "فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز ط وما الحیٰوۃ الدنیا الا متاع الغرور" (آل عمران) "پس جو آتشِ دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہی دراصل کامیاب و ہی بامراد ہے۔ رہے دنیا کی کامیابی کے معیار اور پیمانے تو دنیا تو ایک دھوکہ کا سودا ہے" (۱۸۵ آل عمران) آج دنیا والوں نے اپنے مقصد وجود "توحید" کا انکار اور شرک پر اصرار کر کے ثابت کر دکھایا ہے کہ انہیں انجام سے کچھ غرض نہیں۔ بالفرض آگ سے سابقہ پیش آیا بھی تو وہ آگ کو پی جائینگے پانی کر کے۔

جب حال یہ ہو جائے تو پھر انسانیت انگاروں پر کیوں نہ لوٹے اور یہ انسانی معاشرہ طیبون اور طیبات کا معاشرہ بننے کے بجائے خبیثون اور خبیثات کی حکمرانی کا سماں کیوں پیش نہ کرے

آئیے، کہ:

توحید، سنت اور آخرت کا پرچار کریں اور اس خبیثون اور خبیثات کے معاشرہ کی ساری قدر